

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مغربی معاشرے میں عورتیں اپنے خاوندوں کو طلاق دے دیتی ہیں۔ کیا عورت اپنے شوہر کو طلاق دے سکتی ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

:قرآن مجید میں جہاں جہاں طلاق کا تذکرہ ہوا ہے وہاں طلاق دینے کی نسبت مرد یعنی شوہر کی طرف کی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ ۖ ۲۳۱ ... سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ الطَّلَاق 65/1

إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ ۖ ۲۳۶ ... سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

(طَلَّقْتُمُوهُنَّ ۖ ۲۳۷ ... سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ الْاِحْزَاب 33/49

فَإِنْ طَلَّقْتُمَا ۖ ۲۳۰ ... سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

طَلَّقْتُمْ ۖ ۵ ... سُوْرَةُ التَّحْرِيمِ

وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ ۖ ۲۲۷ ... سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

:قرآن کریم میں اَلطَّلَاقَات (طلاق یافتہ عورتیں) کا لفظ تو آیا ہے مگر المطلقون (طلاق یافتہ مرد) یا اس معنی کا کوئی بھی لفظ استعمال نہیں ہوا۔ فرمان الہی ہے:

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ۖ ۲۲۸ ... سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

”طلاق یافتہ عورتیں اپنے آپ کو روک کر رکھیں۔“

:ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ عَلَى الْمُنْقَضِ ۖ ۲۴۱ ... سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

”طلاق شدہ عورتوں کو وحشی طرح قائمہ دینا پرہیزگاروں پر لازم ہے۔“

:قرآن اور احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نکاح کی گرہ خاوند کے ہاتھ میں ہے۔ بیواؤں کی عدت کا تذکرہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَالْاِنْشَاحُ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَزَمْتُمْ بِهِ مِنْ طَلْقِ النِّسَاءِ اَوْ اَكْتَنَعْتُمْ فِيْ اَنْفُسِكُمْ عِلْمَ اللّٰهِ اَنْكُمْ سَتَذْكُرُوْنَ وَلٰكِنْ لَا تُؤَاوِدُوْهُنَّ مِنْ اِلَآءٍ اَنْ تَقُولُوْا قَوْلًا مَّعْرُوفًا وَلَا تَعْرَضُوْا عُقْدَةَ الْبَيْكَا حِ تَحْتَ بَيْلِغِ الْكِتٰبِ اَعْلَمُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَيَعْلَمُ مَا فِىْ اَنْفُسِكُمْ فَاعْذَرُوْهُ وَاَعْلَمُوْا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ عَلِيْمٌ ۖ ۲۳۵ ... سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

تم پر کوئی گناہ نہیں کہ اگر تم اشارتاً کنایتاً ان عورتوں سے نکاح کی بابت کہو یا اپنے دل میں پوشیدہ ارادہ کرو، اللہ کو علم ہے کہ تم ضرور انہیں یاد کرو گے لیکن تم ان سے پوشیدہ وعدے نہ کرلو، ہاں یہ اور بات ہے کہ تم پہلی بات ”کہو، جب تک عدت ختم نہ ہو جائے عقدہ نکاح پختہ نہ کر لای کرو۔“

:ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّمُوتُوْهُنَّ وَقَدْ خَرَجْتَ مِنْ فََرْجِهِنَّ فَبِمَا فَرَضْتُمْ اِلَآ اَنْ يَّعْتَمِدُوْا اَوْ يَّعْتَمِدُوْا الَّذِى بَيْنَهُ عُقْدَةُ الْبَيْكَا حِ وَاَنْ تَعْتَمِدُوْا اَقْرَبَ لِلتَّقْوٰى وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ ۖ يَحْكُمُ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۖ ۲۳۷ ... سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

اور اگر تم عورتوں کو اس سے پہلے طلاق دے دو کہ تم نے انہیں ہاتھ لگایا ہو اور تم نے ان کا مہر بھی مقرر کر دیا ہو تو مقررہ مہر کا آدھا دے دو، یہ اور بات ہے کہ وہ خود معاف کر دیں یا وہ شخص معاف کر دے جس کے ہاتھ میں

”نکاح کی گرہ ہے۔ تمہارا معاف کر دینا تقویٰ سے بہت نزدیک ہے اور آپس کے فضل و احسان کو فراموش نہ کرو، یقیناً اللہ تمہارے اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے۔“

:بَیْدَہُ عُقْدَةُ النِّكَاحِ کے بارے میں حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں

:ایک حدیث میں ہے

(ولی عقدۃ النکاح الزوج) (دارقطنی 3/279، ح: 3676، سند میں ابن لیبہ ضعیف راوی ہے۔)

”نکاح کی گرہ کا مالک خاوند ہے۔“

:علی رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا کہ اس سے مراد کیا عورت کے اولیاء ہیں؟ فرمایا

(لایل زوج) (ایضاً، 3671)

”نہیں بلکہ اس سے مراد خاوند ہے۔“

اور بھی بہت سے مفسرین سے یہی مروی ہے، امام شافعی کا جدید قول بھی یہی ہے، امام ابوحنیفہ اور دیگر کا بھی یہی مذہب ہے اس لیے کہ حقیقتاً نکاح کو باقی رکھنا تو دینا وغیرہ یہ سب خاوند کے ہی اختیار میں ہے اور جس طرح ولی (کو اس کی طرف سے جس کا وہ ولی ہے اس کے مال کا دے دینا جائز نہیں، اسی طرح اس کا مہر معاف کر دینے کا بھی اختیار نہیں۔ (ابن کثیر

:بَیْدَہُ عُقْدَةُ النِّكَاحِ سے بعض مفسرین نے عورت کے سر پرست بھی مراد لیے ہیں۔ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں: دوسرا قول اس بارے میں یہ ہے کہ اس سے مراد عورت کے باپ بھائی اور وہ لوگ ہیں جن کی اجازت کے بغیر عورت نکاح نہیں کر سکتی، ابن عباس رضی اللہ عنہ، علقمہ، حسن، عطاء، طاؤس، زہری، ربیعہ، زید بن اسلم، ابراہیم نخعی، عکرمہ، محمد بن سیرین سے بھی یہی مروی ہے کہ ان دونوں بزرگوں کا بھی ایک قول یہی ہے، امام مالک کا اور امام شافعی کا قول قدیم بھی یہی ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ ولی نے ہی اس حق کا حقدار اسے کیا تھا تو اس میں تصرف کرنے کا بھی اسے اختیار ہے گو اور مال میں ہیر پھیر کرنے کا اختیار نہ ہو، عکرمہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے معاف کر دینے کی رخصت عورت کو دی اور اگر وہ بختی اور تنگ دلی کرے تو اس کا ولی بھی معاف کر سکتا ہے گو وہ عورت سمجھدار، شریعہ بھی یہی فرماتے ہیں لیکن جب شعی نے انکار کیا تو آپ نے اس سے رجوع کر لیا اور (فرمانے لگے کہ اس سے مراد خاوند ہی ہے بلکہ وہ اس بات پر مباہلہ کرنے کو تیار رہتے تھے۔ (ایضاً

اگر دوسرا قول بھی تسلیم کر لیا جائے تو بھی طلاق دینے کا حق عورت کو منتقل نہیں ہوتا۔ پھر یہ دوسرا قول مرجوح ہے، قابل ترجیح وہی قول ہے جس میں :بَیْدَہُ عُقْدَةُ النِّكَاحِ سے مراد شوہر لیا گیا ہے۔ کیونکہ مذکورہ بالا آیت میں حق (مہر معاف کرنے کی بات کی گئی ہے اور مہر عورت کا حق اور اس کا مال ہے، اسے معاف کرنے کا حق عورت کے ولی (سرپرست) کو نہیں ہوتا، اسی کو امام شوکانی نے صحیح قرار دیا ہے۔ (دیکھیے فتح القدیر

:يُعْضُونَ أَوْ يَعْضُوْنَ الَّذِي بَیْدَہُ عُقْدَةُ النِّكَاحِ کے بارے میں مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ ۲۳۵ ... سورة البقرة

(جب تک عدت ختم نہ ہو نکاح کی گرہ کو ہنختہ نہ کرو۔) (تفسیر القرآن بکلام الرحمن

یہاں مخاطب نکاح کرنے والے ہیں۔ لہذا طلاق دینے کا حق صرف اور صرف خاوند کو حاصل ہے بیوی اپنے شوہر کو یا خود اپنے آپ کو طلاق نہیں دے سکتی، البتہ عورت خلع کا حق رکھتی ہے جس کی وجہ سے مرد طلاق دے دیتا ہے یا عدالت نکاح فسخ کر دیتی ہے۔

هذا ما عني والله أعلم بالصواب

فتاویٰ افکار اسلامی

طلاق کے احکام و مسائل، صفحہ: 538

محدث فتویٰ